پارہ 15 سبحٰن الذی کے نمایاں مباحث

سُوۡرَۃُ بَنِیۡۤ اسۡرَآءِیۡل

- یہ سورت کا معروف نام ہے۔اس کا دوسرا نام سورۃ اسراء ہے اسے سورۃ سبحان بھی کہتے ہیں، مکی سورۃ ہے، واقعہ معراج سنہ 12 نبوی کے بعد نازل ہوئی
- یہ سورت حکمتِ دین کا ایک بیش بہا خزانہ ہے۔اس میں بنی اسرائیل کی تاریخ کے چار ادوار کا تذکرہ (۴ آیات میں)، انہیں بتایا گیا کہ جب بھی انہیں سیاسی برتری، معاشی خوشحالی بخشی گئ تو انہوں نے ہر بار سرکشی اور نافرمانی کی روش اختیار کی۔یوں امتِ مسلمہ کو ایک آئینہ فراہم کیا گیا ہے
- مکہ میں جب آپ ﷺ اور آپ کی دعوت و تحریک کی مخالفت انتہائی عروج پر تھی تو آپ ﷺ نے طائف جاکر دعوت دینے کے لئے تشریف لے گئے۔آپ ﷺ انتہائی مضطرب دل کے ساتھ واپس مکہ تشریف لائے۔اس سے پہلے آپ ﷺ کی زوجہ اور چچا بھی فوت ہو چکے تھے۔ان نامساعد حالات میں اللہ نے آپ کو معراج سے نوازا کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو تنہا نہی چھوڑے گا۔(یہ اشارہ بھی کہ اب مسجدِ اقصیٰ اور مسجد حرام، بدعہدوں اور خائنوں سے لیکر آپؐ کے حوالے کیا جارہے ہیں)
- معراج کے سفر سے آپ ﷺ بے انتہا یقین اور ایمان کی قوت لے کر واپس آئے جو سختی اور مخالفت کے سامنے کھڑا ہونے کے لئے بہت ضروری تھی۔
- ابرہیم علیہ السلام کی قیادت و سیادت جن دو لڑیوں میں بٹ گئ تھی اب اُس کے دوبارہ ایک ہونے کا وقت آگیا تھا
- مخالفینِ قریش مکہ کے لئے لہجہ سخت بنا اور ان کو وارننگ بھی دی گئ لیکن تفہیم اور تعلیم کے ساتھ ساتھ۔ (وَإِنۡ عُدتُّمۡ عُدۡنَا)
- ذہن سازی: اخلاق و تمدن کے بڑے بڑے اصول بیان کئے گئے کہ اب ہجرت کے بعد مسلمانوں کی اجتماعیت قائم ہونے والی ہے
- بنی اسرائیل کی تاریخ کے ذریعے قریش مکہ کو عبرت اور سبق لینے کی تاکید۔بنی اسرائیل کو خطاب کہ تم اپنے اوپر مسلط ذلت کو اگر دور کرنا ہے تو اس نبی برحق ﷺ پر ایمان لے آو۔ ورنہ نافرمانی پر قانونِ مکافات حرکت میں آیگا
- 10 مختلف آیات میں قرآن کی خصوصیات اور فضیلت بیان کی گئی ہے (آیت 9, 41, 60, 78, 82, 89, 88, 106 میں
- قریش مکہ آپ ﷺ کو مکہ سے بے دخل کرنا چاہتے ہیں۔قرآن کی پیش گوئی (جو پوری ہوکے رہی) اگر انہوں نے ایسا کیا تو یہ خود بھی اس سرزمین پر زیادہ دیر تک نہ سکیں گے
- اسلامی معاشرے اور اسلامی ریاست کے بنیادی اصول۔اسلامی زندگی کے آداب و اخلاق جن میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں شامل ہیں۔ان میں عقیدہ بھی، عبادات، اخلاق اور معاملات بھی۔ 1- محض اللہ کی عبادت 2- والدین کے ساتھ بھلائی, 3- رشتہ داروں- مسافروں مسکینوں کا حق, 4- فضول خرچی اور بخل سے اعراض 5- اولاد کا قتلِ ناحق, 6- کسی انسان کا قتلِ ناحق, 7- یتیم کے مال سے ناحق تصرف, 8- ایفائے عہد, 9- ناپ تول پورا, 10- جس کا علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑنا 11- زمین پر اکڑ کر نہ چلنا۔تورات کے احکام عشرہ بھی کم و بیش انہی قرانی احکام کے مماثل ہیں
- ابلیس کا چیلنج- کہ اولادِ آدم کو بھٹکاتا رہوں گا۔اسکا جواب اللہ نے دیا کہ جو اس کے بندے بن کر زندگی گذاریں گے ان پر اسکا کوئی زور نہ چلے گا
- انسان کی کامیابی اور ہلاکت کے اصول بیان کیے گئے (مَّنِ اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ‌ ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا ؕ)
- بدقسمت شخص- جو اس دنیا میں اللہ کے پیغام (قرآن کریم) سے اندھا بنا رہا۔وہ آخرت میں بھی اندھا اُٹھایا جائے گا (وَمَن كَانَ فِي هَٰذِهِۦٓ أَعۡمَىٰ فَهُوَ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ أَعۡمَىٰ)
- معجزوں کی طلب- قرآن ایک معجزہ ہے۔اس کی مثل کلام بنا کر لے آو۔یہ مومنین کے لئے شفاء ہے (ہر جگہ معجزے کے مطالبے میں قرآن کو پیش کیا گیا.....)
- قریشی قیادت کے رویے فرعون جیسے۔ایسا نہ ہو تمہارا انجام بھی ویسا ہی ہو۔
- اس سورت میں- معراج کا پس منظر اور پیشِ منظر۔معراج کے اسرار و حکم۔بنی اسرائیل کی تاریخ سے عبرت۔امتِ مسلمہ کی اساسی حکمتیں۔اسلامی سوسائٹی کی تعمیر کے لئے بنیادی احکام۔اسلامی ریاست کے استحکام کے لئے ضروری ہدایات۔اخلاقیات ایک دستور العمل۔انفرادی اور اجتماعی زندگی کی بنیادی ضروریات کے لئے ہدایات

سُوۡرَۃُ الۡکَھۡف

: مکی سورۃ- جس میں اصحاب کہف کا قصہ آیا ہے- اسکے علاوہ اس میں قصہ موسیٰ و خضر اور قصہ ذوالقرنین اور باغ والوں کی تمثیل بھی ہے

- یہ سورت ہجرت حبشہ سے پہلے نازل ہوئی جب مسلمان ظلم و ستم کا شکار تھے، یہ مسلمانوں کی تربیت کا سامان لئے ہوئے ہے کہ توحید کی اس آزمائش میں قریش اور ان کے ظالم سرداروں اور مُشرک والدین کے دباو میں نہ آئیں اور ایمان کو سلامت رکھیں۔
- سورۃ کے بارے میں 6 مستند صحیح احادیث مروی ہیں (- جو شخص اسکی ابتدائی ۱۰ آیات (یا آخری ۱۰ آیات) جمعہ کے روز پڑھے گا دجال کے فتنے سے محفوظ رہیگا)
- سورۃ کہف دو متضاد نظریوں، دو عقیدوں اور دو قسم کی نفسیات کی کہانی ہے

- کائنات میں دو نظریے: ①اس کائنات میں نتائج ہمیشہ اسباب سے وجود میں آتے ہیں، بغیر اسباب کے نتائج یا مسببات کو وجود میں نہیں لایا جاسکتا اور اسباب و نتائج کے درمیان کوئی تیسری طاقت کارفرما نہیں (اس کا نتیجہ یہ انسان ظاہری اسباب میں پھنس کے رہ گیا، ظاہری اشیاء، اسباب و وسائل کے علاوہ ہر چیز کا انکار کیا، اللہ، اسکی کی حاکمیت، حشر نشر، اور غیب کی ہر چیز کا
- ②دوسرا نظریہ یہ کہ طبعی اسباب، قدرتی طاقتوں، خزانوں، اشیاء کی خاصیتوں سے ماوراء اور بالاتر ایک غیبی قوت ہے، اسی کے ہاتھ اسباب و علل کی باگ ڈور ہے، تمام اسباب اس کے ارادہ و مشیت اور حکم و اشارہ کے تابع ہیں -اس نظریے سے ایمان، عمل صالح، اخلاقِ عالیہ، کائنات کے رب کی اطاعت، عبادت، عدل و انصاف، رحمت و محبت پیدا کرتا ہے۔
- سورۃ کہف ان دو متضاد نظریوں، دو عقیدوں اور دو قسم کی نفسیات کی کہانی ہے-ایک مادیت اور مادی چیزوں پہ عقیدہ، دوسرے ایمان باللہ، ایمان بالغیب اور انکے نتیجے میں پیدا ہونے والے عقائد، اعمال، اخلاق اور نتائج و آثار (اس سورۃ میں پہلے نظریے کو اختیار کرنے کے خلاف آگہی دی گئی -مادیت پہ یقین کے خلاف)
- سورۃ کہف میں ایسی رہنمائی موجود ہے جو ہر دور میں، ہر جگہ دجال، دجالی فتنوں اور دجالی نظام کو نامزد کر سکتی ہے، اس بنیاد سے آگاہ کر سکتی ہے جس پر دجالی فتنہ اور اسکی دعوت و تحریک قائم ہے یہ سورۃ دجالی نظام کے علمبرداروں، انکے طرزِ فکر اور نظامِ زندگی کی بڑی وضاحت اور قوت کے ساتھ نفی کرتی ہے
- سورت کا موضوع۔ ایمان اور مادیت (materialism) کی کشمکش ہے۔ سورت کے سب واقعات،حکایات،اشارات و تماثیل، بالواسطہ یا بلاواسطہ انہی معانی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اس سورت کا عہدِ آخر کے فتنوں سے گہرا تعلق ہے۔عہدِ آخر کے فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ دجال کا فتنہ ہے اور یہ سورت اپنے پڑھنے والوں کو اس عظیم فتنے سے محفوظ رکھے گی
- سورۃ کے چار قصے ۔ بظاہر مختلف لیکن دراصل نتائج کے اعتبار سے جڑے ہوئے ہیں
- سب سے بڑا دھوکہ: اس دنیا کی ظاہری چمک دمک اس کے مال و متاع، اسکے مادی وسائل، اور اس کے اسباب و ذرائع میں کھو جانا ہے
- دجال کے فتنے کی سب سے بڑی آزمائش۔ مادیت (ٹیکنالوجی، ماورائے عقل پیش رفتیں، موت زندگی......وغیرہ) انسان کے ایمان کے لئے عظیم ترین ابتلاو آزمائش ہو گی۔ یہ سورت ہر دور میں دجال ۔ دجالی فتنوں اور دجالی نظام کو مسترد کر کے اس سے بچاؤ فراہم کرتی ہے
- یہ دجالی نظام کیا ہے ۔ اس کے آج کے دور میں مظاہر اور نمائندے کون ہیں ؟ یہ کس طرح دجال اعظم کی راہ ہموار کر رہا ہے ؟...........
- قصہ اصحاب کہف۔ مُٹھی بھر نوجوان جو ہر طاقت، ہر قوت اور ہتھیارسے محروم، جنھوں نے ایمان کو ہر شے سے مقدم رکھا۔ اللہ نے انھیں کس طرح ظلم و استداد سے نجات دی۔ اللہ کے ہاتھ میں قوت واقتدار کی باگ دوڑ ہے ۔ وہ ظلمت کے پردوں سے نور ظاہر فرماتا ہے
- مکہ کے اہل ایمان اور اصحابِ کہف میں قدرِ مشترک ۔1 ۔ اللہ کس طرح مجبور و مقہور اہل ایمان کی غائب سے مدد فرماتا ہے کی عقل سوچ بھی نہیں سکتی2۔ ایمان کے اوپر صبر اور استقامت شرط ہے، 3 ۔ وطن ، مال ، اولاد، ماں باپ ، گھر سب چھوڑ نا پڑے تو چھوڑ دیا جائے اور ایمان بچا لیا جائے۔
- مسلمانوں کے لئے بیش بہا اسباق و نصائح ۔1 ۔دعوت کے راستے میں سارے مراحل آئیں گے جن سے اصحاب کہف { اصحابِ اخدود، موسیٰ وہارون یا پھر تم اب مکہ میں گذر رہے ہو2 ۔ اللہ پر بھروسہ تمام قوتوں کا سرچشمہ 3 ۔ ایمان بالا آخر مادیت پر پوری طرح غالب آتا ہے
- دو باغ والوں کا قصہ: ان میں سے ایک خوش نصیب اور اقبال مند شخص، جس کا مادی مزاج (جو جاگیرداروں اور دولتمندوں کا خاصہ ہے)، یہ اپنی ساری خوشحالی اور خوش بختی کو اپنے علم ولیاقت اور ذہانت و محنت کا ثمرہ سمجھتا تھا، اسباب ووسائل پر ہی بھروسہ کرتا تھا (قرآن نے یہاں اس کو شرک کہا ہے)
- دوسرا اس کو اس طرزِ عمل سے روکتا ہے، چیزوں اور اثاثوں کا انتساب اللہ کی طرف کرتا ہے، ارادۂ الٰہی پر ایمان و اعتماد کا اظہار کرتا ہے، اللہ نے پہلے والے کا باغ تباہ کر دیا (سبق۔اپنا سارا معاملہ، ساری طاقت وصلاحیت اللہ کے حوالے کر دیں مستقبل کے ہر ارادہ اور نیت کو اس کے سپرد اور اسکی مشیت کے ساتھ مشروط اور وابستہ رکھیں)
- عہد حاضر میں مادی، طبعی، فنی اسباب کو خدا کا درجہ دے دیا گیا ہے، زندگی، موت، کامیابی، ناکامی، خوش نصیبی کے اسباب بس یہی اسباب و ذرائع ہیں جو نظر آ رہے ہیں - باغ والوں کے اس واقعے میں اس مادہ پرستانہ طرز فکر کی بھرپور تردید کی گئی ہے
- قصۂ موسیٰؑ وخضر: کا سبق یہ ہے کہ اس کائنات میں اس قدر پیچیدہ حقائق اور سوالات ہیں کی انسان اپنے بھرپور علم وذہانت کے باوجود نہ انکا احاطہ کر سکتا ہے اور ان کے جواب دے سکتا ہے—بلکہ ان سب چیزوں سے ماوراء کوئی ہستی اس کائنات کو چلارہی ہیں ان اصولوں اور طریقوں پر جنکو سمجھنا انسان کے بس سے باہر ہے، اس کائنات کا انتظام اگر اگر انسانی علم کے حوالے کر دیا جائے تو فسادِ عظیم برپا ہو جائے، یہی حال انسان اور انسانی معاشرے کے لیئے بنائے گئے قوانین کا
- اس قصے میں اس مادی طرزِ فکر کو چیلنج کیا گیا ہے کہ زندگی بس وہی کچھ ہے جو ہمیں نظر آتی ہے اور زندگی اور کائنات میں معیار صرف "ظاہر" ہے، جدید تمدن اسی فکر و عقیدے پر قائم ہے اور یہ قصہ اس بنیاد پر تیشہ چلاتا ہے اور اس کو ختم کر دیتا ہے